

[illegible]

دل نئی کو تو یوں کہ میرے سر
 کہ ہرگز نہ باقی رہے کسی لب
 کہ حسین جو فلک شہر کہ پاید
 پہ آتا ہو کسی نفسِ تنہی
 جو خطا ہر سو احوالِ اخلاق
 ذرا کہ حقیقت ہو و کسی عیا
 بہت دور کہ اپنی ہی مہم گنا
 وہی غریزہ اور سببِ بنِ فیل
 وہی نافذِ حکم ہی ابی شیر
 کسی ہر کار ہر لقب مت بتا
 کہ یکم نہیں بولنی کی محال
 دراز باکی ہو وئی مانِ جو بڑ
 نہ بن وئی مانِ نہ تسلیم کجیہ
 فرشتہ کی ان و انسان کی
 ولی گتہ گیری ایسی او کا کام
 و سیکاسی غیب شہادتِ راج
 سبب ہر حاضرین سببہ کر
 طاہرین و کسی بن چالاک
 ی بولتی ہیں یہ سببِ حق
 ی بولتی ہیں کہ ابی معین
 کیا کہتا ہی ہتھ وہ ہار با
 مادی ہی بار کو ابکار دا
 آبا کی سطر جو جو مہم

[illegible]

نو سب کس که در این جهان
 سو تو خیزد و سب کس که در
 که گشتا تو بی و کجا دشوار گشت
 نهایت نیست و نهایت گشت
 ذرا اوس کجی پیو تو پیشا
 جو کجی بین ایمان کی با تو
 که بی انت خالق کی فی حق
 پیو عوی تار پی ای ریگ
 دی حل کس عقدی شکل کس
 نهتن کام من اوس کی کوئی حل
 تو به کون سی کجا پیو کس
 ریب ملک خوش پیو دین و دین
 حسی کس که در این جهان
 اسی فکر و عزم کس که در
 وانی گشت گیری بهی و سوره
 اوس کی تشنه من بگون
 سب بند من اوس کی تشنه
 سادت من اوس کی تشنه
 یان تابی اوس کی احسان
 سینه من سر راهر لیج
 یون مبری بهی کس
 و در آنا بهی کس
 و در آنا بهی کس

کہیں کی کہیں پر اوس میں نے کیا
 وہ پلہ کہانیاں جو میں نے
 کہہ کر بہتین عشق کی بونٹ
 کہتا کہ اوس کی وہ مکی ب
 جو وہ کی کہانیاں میں گنگ
 وہ جس کی جی جو وہ دیوی بنا
 کہاں اوس کی ماں کی کہانیاں
 سوسن نہ تو کہہ کر کی غریز
 او کی ہر بونٹ یہاں ہی بول
 کہہ میں نے عشق میں رہی
 او کی یہاں وہاں یہاں
 یہ گھنٹی سن گئی مکی بات
 حقیقت میں ہی کہہ دے ہر قدم
 زبان اوس کی جاری ہی دگر
 جو کہ وہ خان میں بہتوں کا
 او کی یہاں یہاں یہاں
 او کی یہاں یہاں یہاں
 وہی حق کی صبح و س
 اشاعت کی انکیت یہاں
 وہ پانی کی بھیراؤں میں
 جو کہ یہاں یہاں یہاں
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر

بیکه گشت گشت کی و نامی نکر
 که او سکا جی حلقه میری شیر
 بنی میکی عشاق کا جی نکر
 هزار دین قی بر جی بین و
 که غا هرین جی و ظرف بیدار
 که بر جی او سکی این سکا پاتا
 سبشی شکر گشتن بیان ایود
 سبشی شکر گشتن بین باقی
 این سبشی سبشی جی چال
 سوک که محبت بین سر شاری
 او سکی میکر کی این سبشی
 و ده پاتا پیری جی شری
 سبشی سبشی سبشی بین و نویم
 تو دل سکا شغول جی لکرن
 تو سبشی او سکی سبشی گشتی
 که جی سکی او سکی سبشی
 او سکی سبشی جی سبشی
 سبشی سبشی جی سبشی
 و ده کر جی سبشی
 که سکا جی گشتن
 اذان سبشی سبشی
 قطع جی سبشی سبشی

کبھی سچی سنستی نہ کوانہ دیا
 جو قوس رخ میں اشارت آئی
 سیر ری شجر اوستی آگے ام
 دراز دیکھہ کو عینی یہ ہو گئی
 شور و فتنیں ان کی گہی خام
 گل گل لالہ و زنت زن بیکان
 چین کا نہ کر نسیم سحر
 کہ سن سکتی نہ دیکھ لری ہو شیا
 یہ جو بات لوگوں میں چھوڑا
 اوس سی او سکافیرج کو
 سو یہ بات ہی عروں کے فقط
 عرق میں اوس کی ہی دالال
 وہ کہ کہ کہ وہ تابی روزنرا
 زمان و سگی کو چرب جالاک
 جو د ذکر میں مست بچان
 صبا او سی کہی حب سیریا
 اوس ہی بستان میں چھلکا
 سو جب ہی سنی سرنی ہی بات
 لکھا ہا ہی ہی یہ ہی سید کلام
 غلامی کی بجزیر میں وہون
 ہلوین معلق یہ سار طعیر
 سواتی تو لازم ہی دالگی

[illegible]

غرض کہ زمین سب زمین ہوا
 و ز اربابا باد و کھا و کھا و کھا
 و ہ از کس کہ تو حید کی تارین
 او املی چن او نینس لاکھ
 خدمت کلا جسکے حکم اکبار
 آت کہن آ نینس آج کل
 سند کہ تہ زمین ہی مختص
 سو دوش کرسی ہر کی تہا ہی
 دکھا لی تہی راہ شتاق کو
 پھر سوچ خدمت میں تو جوتا
 افاعت میں او سکی یہ ناچار
 نہ انکو ملی بار دیان رو بر
 او انس جوشا شطرنج ہی
 سوطاعت میں او سکی عجب
 نہر لر و عیان دت کی انواع میں
 رہی او سکی خدمت میں حاضر ام
 کلام و سکا ہرن سن سن
 او سکی تو کئی اہت و زین میں
 او سکی ہی یہ قائم معتم
 او سکی کئی ورنی ہاروت
 کسکی طرف جو کوی انتقام
 وہی ہوی خدمت کی ہی کی

ہر اک مشعل علی ہی تیرے یونان
 کہ ہر ایشان نام او کا کریم
 سو غیروں کی مسوئی پر ابرار
 وہ مافوقین مستان ہی نام
 نواہن کی قدرت ہی کہہ سکے
 یہ خدمت میں پرین بہر کی
 مدد کر کے ہی کرغنی
 شہسپا ہی ہر سطح پر آب کی
 سکھائی ہی یہ رسم عشاق کو
 کہ کثرت کی عالم کی یوں دینا
 حکومت میں سکھایہ ناجار
 نواہن کی ذرا ہی ہاں گفتگو
 مسو او کی ہی راحت بخ
 عبات میں او کی شریان ہے
 کہ یاد او کو ان سب افرات
 ندی کوئی زمین مٹا کر
 کمال او کا ہر درہ ہر
 سید ہو کر قید افرات
 اوی ہی کی ملیں سید و ہم
 اوی کی طرف دیکھ ہی دور
 بن آوی کہی کہی سکھایا
 کہ غیروں کی سادگی ہی

طوق دگر کا اوسین چین بزار
 سو خوشین ہی منجی کہیں بزار
 سو جنگا کوئی ہی نہیں روبرو
 ستو وقت اونکا یہہ بناس
 یہہ نہرات کرتی نہیں پھیلا
 یہہ چیل ہی رہی قربان میں
 ولی جتنی اوسکی پیسج ہی
 پہر بلج میں نہ کیو یوں تو
 کہ عاشق کا ذکر قیل و قال
 مہر جن پر ہی چن عزت گوین
 سننچ بونچتا اونکو کوئی نہ
 سو قدر اونکی وہان ہی خوش
 سکھایا اوسکو ہی فکر و غم
 کہ لاکھ زمانہ میں نہ کرانی کر
 سو یہ بکسیلج انسان کے
 اوسکی کمالات دیکھا کری
 اوسکی گہر و سا کری سہر
 ڈری جس میں ہوا و سکا عتاب
 سو شرک جلی ہی دور دور
 اوسکی کمی مبدلی لاکھ ہی گنگ
 غرض غیر جی بقدر مہوی ہو
 سو پایا ہی سہی نہ خدا

[illegible]

